U24733 19-12-07

Title - MASNAVI ZAAIR.

Creator - Babbar Ali Khan Zaair.

Publisher - Munshi Nawal Kishore (Lucknow)

Date - N.A.

Pages - 14

Subjects - Urdu Shayari - Naatiya Kalaam; Urdu Shayari - Masnaviyaat; Urdu Masnavi - Babbar Ali Khan Zaair.

بتحقیق وتدقیق زبدۃ الاحباب آخوند محمد الوان آسمان

نظم در بارۂ تضمین حال نعت رسول مختار قابل ملاحظہ ارباب البصائر

مثنوی اثر

ضیافت طبع متین خوش یقین کے واسطے ترکیب عمل

مطبع منشی نولکشور میں بحسن طبع مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ حمد خدا سے ہی دائم | افلاک و زمین ہی جس [illegible]
قرطاس کو زیب دی رقم سے | ہو قند فشان نی [illegible]
اوراق پہ ہو یہ رنگ تحریر | الفاظ نبین طلائی [illegible]
دیوانۂ عشق کبریا ہو | آئینہ حسن حق [illegible]
[illegible] | والاختر [illegible]
شمس و قمر و نجوم و افلاک | عرش و کرسی سبی لیکے تا خاک
ہستی پر اوسکی سب ہین شاہد | سبحان اللہ الٰہ واحد
پیدا کئی اوسنے ظلمت و نور | سارا عالم ہی اوس سی معمور
جن و انسان کا ہی وہ رازق | حقا ہر شی کا ہے وہ خالق
بر و بحر و نبات و اشجار | کوہ و دشت و بحار و انہار
رعد و برق و سحاب و باران | جن و ملک و پری و حیوان
سردی گرمی تری و خشکی | صحت و مرض اور دوا پرشکی
صفرا سودا و خون و بلغم | صبر و آرام شادی و غم

واقع موقع پہ اپنی سب ہین ۔ عالم کی نظام کی سبب ہین
اوس سے کیا کام جو ہی غافل ۔ جانیکا انہین عبث ہے عاقل
ہر موی بدن زبان ہو جب بہی ۔ توصیف ہو واحد صمد کی
یان گفتگو مجال دم زدن ہے ۔ تقریر زیادہ کم سخن ہے
پہونچی کیونکر کسیکا ادراک ۔ جب بولین رسول ما عرفناک
ہر چند ہو عقل کی گواہی ۔ سمجھی نہ مشیت الٰہی
آدم کو دی بہشت مین جا ۔ فاخرج ابلیس کو سنایا
فرمان مین کی جو اوسنے تکرار ۔ لعنت کا ہو گیا سزاوار
پہلا تہا گنہ یہ سرکشی کا ۔ شیطان سی ہو عمل مین آیا
پہر حرص کا باب ہو گیا وا ۔ گندم آدم صفی نے کہایا
عاصی ہوا پہر حسد سے قابیل ۔ ناحق لی اوسنی جان ہابیل
یہ تینون گناہ اصل ٹہرے ۔ مشتق ہوی اور سب انہین سے
جو حق سی پہرا وہ حق سے گذرا ۔ دوزخ کا بنا شقی وہ کندا
کیونکہ ہو سکر یہ ہے ۔ ہی دل مین بہری ہوی بدی کا
اللہ کی معرفت جلی ہے ۔ خورشید کی جیسی روشنی ہے
ہی بلکہ یہ پیش چشم بینا ۔ اوس حد سی بہی کہین زیادا
حاجت تعلیم کی نہین ہے ۔ حیوان عجم کو بہی یقین ہے

حکایت صیاد

جسطرح سنا ہے ایک صیاد ۔ نکلا گہر سے جو اپنے دلشاد
دیکہا صحرا مین گاو گو سے ۔ سایہ مین کسی شجر کے بیٹہے
بچے کو دودہ دی رہی ہے ۔ بوسی الفت سی لی رہی ہے

دشمن پہ نظر پڑی جو اوسکی — افتاد کے ڈر سے بھاگ نکلی
اوسنے بڑھ کر وہ بچہ پکڑا — خوش خوش لیا اپنے گھر کا رستا
وہ گاہی ہوئی غضب کی بیتاب — آنکھوں سی بہا جگر کا خوناب
چارہ جو نہ تھا تو سر اوٹھایا — حسرت سے فلک کو اوسنی دیکھا
پھر اوسی جنبش کچھ اپنے لب کو — جسطرح پکارتے ہین رب کو
گو بند تھا اوس دم تکلم — پر صاف کھلا ہوا تظلم
فریاد رس جہان نی دی داد — اک غار مین گر پڑا وہ صیاد
بچا ہاتھوں سی اوسکے چھوٹا — ماں پاس بڑی خوشی سی پہونچا
لینے کو بلکہ وہ خود آئے — کیا شان ہی تیری کیا خدا ہے
دنیا ہے شکار گاہ دیکھو — دیکھو عوض گناہ دیکھو
ہی ظلم کا انتقام بھی ساتھ — اس ہاتھ دیا لیا اسی ہاتھ
اس امر مین عقل کو نہین دخل — حیران ہی سبکی اس جگہ عقل

قول صادق امام بحق ناطق در برہان وجود خالق

ایک شخص تھا معرفت کا جویا — حضرت صادق سی اوسنی پوچھا
برہان وجود پر خدا کے — کیا ہی فرمایا سر اوٹھا کے
دریا کا سفر کبھی کیا ہے — کی عرض کہ بارہا ہوا ہے
ارشاد کیا کہ تیری کشتی — مشرف کبھی غرق پر ہوتی تھی
دریا کا دور تھا کنارا — اوسوقت کسیکو تھا پکارا
طالب اوس سے نجات کا تھا — ایک آسرا اوسکی ذات کا تھا
تھی جس سے امید مخلصی کی — اللہ وہی ہی بس حقیقی

جب شخص کو خطرا ہوگا مسبب ہی پہ فقط مدار ہوگا
فطری ہی یہ نہ اختیار سے کے تحقیق ہوا وجود بار سے
شرکت سی خدا نہیں ہے موصوف ارسال رسل ہی اس پہ موقوف
تبلیغ نہ تھے وہ معرفت کے تبلیغ وہ لاشریک کے تھے
کب حکم دیا خدا کو جانیں ٭ ہاں یہ سمجھا کہ لاشریک ہیں

در بیان اصلیت و فرعیت دنیا و آخرت

دنیا عقبیٰ کی ہستی حکمت ہی روح و بدن کی ان میں نسبت
وہ اصل یہ فرع اوسکی ٹھہری جو یہاں ہی وہ نقل ہی دنیا کی
جو وہاں ہی یہاں ہی پا موجود اور اسکے سوا جو ہی وہ مفقود
بس ممتنع الوجود وہ ہے جس طرح نظر میں آئی اک شی
سر سانپون کا تخیلاً جیسے انسان کا سر بڑا ہو
دانت اوسکی خیال میں ہیں فیل کے اوڑتا ہو جسطرح ابابیل
خارج میں نہ ایک شبہ ہے دیکھو گر غور سے تو کیا ہے
موہوم ہی جسم اوسکا بالکل مہمل ہے اگر کیا تعقل
رکھ مہر سکوت لب پہ زاہر ہستی خدا ہی سب پہ ظاہر
بعد اسکے درود انبیا پر لازم ہی خصوص مصطفیٰ پر
وہ ختم رسل شرف ہے سب سے جسکے مخلوق ہوا ہے نور سے پہلے
ہی حق کا کلام طاہر و پاک لولاک لما خلقت الافلاک
ہیں بارہ وصی نبی کی برحق قرآن سی جدا نہیں وہ مطلق
قرآن سی وہ ہیں اونسی قرآن کچھ واسطہ بیچ میں نہ تو جان
قرآن کی پھر اٹھا جو ان سے شیطان ہوا وہ قوم جن سے

ہوتا ہی کرم کا حال تحریر
ہو جسکو بخیل سُنکے دلگیر

دنیا مین ہی زر سبب کرم کا
مفلس کے ہی دل پہ سکہ غم کا

حاتم نے اسی سے نام پایا
قرآن مین یو شرون سے آیا

کہتا ہی بخیل اوٹھانا کسکا
دل پہ بیٹھا ہے نقش اسکا

کر اپنا عیار یہ دکھاتے
مس کو اکسیر زر بناتے

انسان کے لیے الم ہوا مال
جسنے پایا رہا وہ پامال

بی مال کے دل پہ کوہ غم ہے
گر قلب سے اسکی کیجیے الم ہے

ہی طول امل اسی سی حاصل
کر دیتا ہی سبکو سست کاہل

جو اسپہ فریفتہ ہوا ہے
مایوس جہان سی وہ گیا ہے

ہو دوست اسی سی اور دشمن
گلشن اس سی اسی سے گلخن

دنیا ہر حال مین بھلا ہے
رکھنا اسکا بہت برا ہے

رائج یہ خبر ہے کر تو باور
مسلوک ہوا جہان مین جب زر

یوں ہی ابلیس دسے کے بولا
اب مجکو نہین کسی کے پروا

مشغول عبادت خدا ہون
ہون صوم و صلوۃ آشنا ہون

کب دام درم سی چھٹ سکین گے
میری ہی چلن پہ بس چلینگے

اللہ بچاسے اسکے شر سے
لعنت اوس پر مدام برسے

تھا صاحبان خدا کو پیش ضرورت
تھی نام سی مال و زر کی نفرت

شمشیر غنا کا ایک گھایل
اکر ہوا شیر حق سی سائل

جب اوسکی صدا سنی علی نے
الکی وہین چار سو ولی نے

پوچھا راغب ہے سیم یا زر
شدت سی بجبر ان بولے حیدر

مٹھی کو نہ اپنے بند کر لی | دینار و درم جو ہو سو دی دے

بیان دعوت سرور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لکھتی ہین یہ راویان صادق | مقبول مخالف و موافق

اک مرد بزرگ تھا عرب مین | مشہور نسب مین اور حسب مین

سر دفتر اغنیائے عالم | مال دنیا سے شاد و خرم

سردار بنی تمیم کا تھا | جود و کرم و سخا مین یکتا

عبداللہ خوش سیر فلک صدر | بیٹا جدعان کا وہ ذی قدر

سرگرم ضیافتون مین رہتا | دریائے کرم ہمیشہ بہتا

نوکر چاکر بہت تھے اوسکے | خدمت مین کبھی کمی نکرتے

ایک اونمین سے تھا ابوقحافہ | بوبکر کا باپ تھا وہ ہوتا

ہاتھ آتے تھے اوسکے چار پیسے | پاتے مزدور روز جیسے

کھانا تیار جبکہ ہوتا | چلا کے وہ اپنی جان کھوتا

جاتا قلل جبال پر وہ | دیتا اعراب کو خبر وہ

جدعان کے ہانڈی پہ آئے | کھانا جسکو ہو سو آکے کھائے

سنکر آواز بوقحافہ | احتشام عرب کم و زیادہ

آ آ کی طعام گرم کھاتے | ہو ہو کر سیر گھر کو جاتے

بچتا جو کچھ اوسمین سے ہونٹکا | جھوٹا وہ کھاکے پیٹ بھرتا

چاٹن جھوٹن پہ اوسکی اوقات | القصہ یونہین بسر ہون دن رات

اک روز رسول سے تے داور | متبوع زمین و چرخ اخضر

سلطان رسل نبی رحمت | دریائے کرم شفیع امت

ازحے بنی تمیم بگذشت | در گلشن چون نسیم بگذشت

اون روز دن مین سن تہا مصطفیٰ کا
سنکر خبر بیت و حضرت (بعید و قوم بھی آمدن کا)
باہر مہمانسرا سے آیا +
کی عرض کہ ای سپہر حشمت
حضرت نے کیا اگرچہ انکار
القصہ رسول کو منت
گہر مین عمدہ جگہ شب یا
اشراف قبائل عرب کے
دلکش تہی عجب طرح کی محفل
کہانے کے وقت خوان آئی
جذعان کی پسر نے پہلے چکہی
کچہ اس مین نوش کیجے بولا
بولا حضرت نے کی عنایت
عزت مری ہو گئی حشم مین
خیر و برکت سے بہر گیا گہر
القصہ ہے اس طرح روایت
بولے حضرت مری یہان بہی
کل بعد طلوع صبح صادق
تو اوسکو کرم کا مقتضا جان
فرمائی یہ آکے اپنے گہر مین
ہرچند اوسین تک نہ ناظر پہونچے

چھبیس برس سے کچہ زیادہ +
جذعان کا پسر بطوع و رغبت
حرف دعوت زبان پہ لایا
امید ہے ہو شریک دعوت
کرتا رہا وہ بہت سا اصرار
ساتھ اپنے لیگیا بعزت
سب طرز ادب بجا وہ لایا
سب سامنے دست بستہ بیٹھے
اک تازگی روح کو تہی حاصل
کہانے جو جو کہ خوش مزے تہے
پہر آپ کے سامنے وہ رکہی
پہر درج دہن کو اپنے کہولا
ممنون کیا مجہے نہایت
بستی کہو ابلند دم مین
چمکا طالع کا میری اختر
کہانے سے ہو چکی فراغت
دعوت ہی مع قبیلہ تیری
سب آئین مخالف و موافق
بہت [illegible] شائق احسان
شوق دعوت بہرا تہا سب مین
اقوام مگر کہ [illegible] دل سے

خالی سماں ان سی گنبد کو دیکھا — چپ رہ گئی شکل نقش گویا
کیا ہوگا یہی تھی فکر ہردم — کل آنڈے گا یاں تمام عالم
سامان تو یہ کچھ نہیں پاس — کس طرح سے کہلے یہ قفل وسواس
جو دل پہ گزرتی تھی خدا سے — کرتی تھی عرض ہاتھ اوٹھا کے
تو خالق و رب دوسرا ہے — تو فائق جب ہی اور تو ہے
آتش کو چاہے آپ کردے — پانی سی جبال و دشت بھر دے
نادار کو بخشتے تاج شہ ہے — حکم اوسکا ہو مہ سے تا بما ہے
قیصر و فغفور اور خاقان — محتاج ہیں تیری در کی رحمان
طوفان سی نوح کو بچایا — آتش سے خلیل باہر آیا
عیسی کو جگہ ملے فلک میں — قارون کو گرا دیا درک میں
فرعون کو نیل میں کیا غرق — رکھا موسی کے تاج بر فرق
کی دن کی رہی کئی بادشاہے — بس ہی ابدی قدری خدا سے
کرتی تھی یہ عرض ابھی کہ ناگاہ — ظاہر ہوئیں سامنے سی جون ماہ
وہ بنت اسد جو ہیں جہاں مشہور — تھیں نام سے فاطمہ کے مشہور
بو طالب ایسی جنکے شوہر — فرزند وہ باب علم حیدر
الفت کا زبس ہوا تقاضا — آغوش میں تہا نبی کو پالا
حضرت بہی اونہیں وہی طرح سے — مادر کہکر پکارتے تھے
تہا اونکو یہ رنج کب گوارا — آنکھوں کا جانتی تہیں تارا
بولیں کہ بتاؤ آج کیا ہے — چہرا پژمردہ کیوں ہوا ہے
منشا و ترا ہوا ہے آج کیسا — کس واسطے ہوا وداس بیٹھا
کس سی یہ رنج دل کو پہونچا — چاہا ہو جو بیشتر ہو ہوسہا

زلفون کو بھی تو نہیں سنوارا
آنسو آنکھون مین ڈبڈبا سے
دل کا کیا حال ہی مری جان
کی عرض رسول نے کہ مادر
مضطر ہو کر کہا کہ فرزند
شبیر کی قسم ہی تمکو پیارے
آثار ملال منہ پہ سب ہین
فضل خالق سی سب ہے موجود
میری حق کی تمہین قسم ہے
ناچار ہی نے حال سارا
بولے کہ نکل گیا زبان سے
فرمایا یہ تشنگی غم کھاؤ
پاس آنے دو اونکو اپنی گھر مین
یہ باتین ہی تمہین جو سامنی سے
بیٹھی تو فاطمہ نے فی الحال
بوطالب خوش ہوتی نہایت
مانین دو چشم دیکے بوسے
جو ہوتی ہین خاندان دین سے
بیجا نہین صرف یہ تمہارا
اون روزون مین تھی بہت گرانی
بلوا کی ہر ایک کو گھرون سے

اوجھن یہ سب مجھے نہین گوارا
بیٹھی ہو کب سی سر جھکاسے
کچھ تو منہ سے کہو مین قربان
ہی خیر کسی سی کچھ نہین شر
دیتی ہون تمہین خدا کی سوگند
غمگین ہو کیون کہو تو بارے
غنچی کی طرح خموش لب ہین
کیون کرتی ہو چشم گریہ آلود
اب جلد کہو جو درد غم ہے
دعوت کرنے کا کہہ سنایا
یہ کام روا ہوا اب کہان سے
اپنے عم کو تو یان بلاؤ
ہو جائے گا سب کچھ آن بھر مین
بوطالب نادار سے آئے
معروض کیا تمام احوال
ہو جیسے ہوا سی گل کو نزہت
سینی سے لگایا اور یہ بولی
ہوتی ہین یہ کام بس نہین سے
احتشام مین نام ہی تمہارا
ہر سیادت سی تہانہ پاسنے
فرمایا یہ اپنی خواہرون سے

در پیش ہی مجھکو ایک حاجت
زیور مجھی ایسی قرض دو اب
دیدونگا مضاعف اسکا تمکو
دو چند ۱۲
سنکر آن سبنے زیور اپنے
میرزا ان خرد مین جبکہ تولا
آیا یہ خیال دل مین اونکے
سب بھائیون مین وہ تہی تونگر
عباس کی گہر کی لی جو ہین راہ
اک گلہ گوسفند دیکھا
پوچھا یہ کسکی بکریان ہین +
سالم کی پسر کا نام تہا جو
حضرت کا غلام تہا وہ خوش ذات
کی عرض یہ دست بستہ ہوکر
بولا یا یہ جلال ہے یہ
گلی کا کہا شمار کیا ہے +
گلا جب سے لیکے چکا کے
دل مین کہا اب نہین ضرورت
سامان مین ہوئی بس اوسکی مصروف
عباس نے یہ خبر جو پائے
معلوم نہین کہ آتے تہے کیون
اوٹھے یہ بات سنکے عباس

دینار و درم کی ہی ضرورت
مال آئیگا شام سے ہر اجب
بالفعل ایمن مجھکو جانو +
انکے آگے خوشی سے رکہے
خیچ دعوت سے کہ بہت تہا
عباش سی چلکی قرض لیجے
تہا مال کثیر اور بہت زر +
البطح مین ہوا ورود ناگاہ
تقریباً دو ہزار کا تہا
مالک ہی کون بکتیان ہین
مال دینا سے شاد و مسرور
تہی صرف تجارت اوسکی اوقات
بندہ ہی کا یہ مال ہی سراسر
مولا بندہ ہی کا مال ہے یہ
بولا یہ دو ہزار کا ہے
رکہا بحفاظت اوسکو لاکے
کافی ہی یہی بہ لسے دعوت
رکہا جاتا دیا ان کا موقوف
آتے تہے تمہاری گہر مین بہائی
پہر راہ سی گہر کو پہر گئے کیون
آئی دلگیر بہائی کے پاس

بیٹے تو یہ بولے چھوٹے ہی
خوش جانی سی آپکے ہوا تھا
باعث جانیکا کیہے کیا تھا
بوطالب نامدار ہنسکر +
بھائی بخشش ہے مجھے تمہاری
اب کچھ نہ فکر و خیال اسکا
مجھکو جس چیز کی طلب تھی
پس حال سخاوت محمدؐ
اس حسن بیان سی کہہ سنایا
پڑھتی رہی وہ کتاب توصیف
پھر بولی کہ ای سپہر جاہ
فرمایا وہ بات کونسی ہے
یون بھائی سی اپنی بولی عباس
اشام عرب کو جمع کرنا
سرکی نہ وہان سی سیر سامان
ہر ساعت جاتی اور کیسہ آتی
آسان نہیں ہی اسکا سامان
سرگرم اسمین رہی شب و روز
اسواسطے اہتمام اسکا
ہوگی اگر اور باقی ساقی
بوطالب مسکرا کے بولے

ای کعبۂ دین ای مجھی اعزے
پھر آنی سی دل کو رنج پہوچا
پھر آنی کا پھر سبب ہوا کیا
بولے عباس سے برادر
پائی بوتے وفا شعار سے
مطلب اس سی کچھ اور ہی تھا
منعم نے وہ راہ مین عطا کی
ای خدا ۱۲
وہ وعدہ دعوت محمدؐ
عباس کو بھی پسند آیا
کی حد سے سوا انہی کی تعریف
مقبول ہو تو کہون مین اک بات
تم خوش ہو یہی مری خوشی ہے
دعوت مین ہوگی کثرت ناس
محفل مین سب کو جمع کرنا
تکلیف نہ پائی کوئی مہمان
باقی نہ دقیقہ کوئی رہجائے
مشکل سی یہ کام ہوگا آسان
کہتی ایسا ہی کون دلسوز
ہوجائی مری سپرد مولا
کیا دخل رہی جو وہ بھی باقی
بہتر ہے تدارک اسکا کیجے

جمعہ مین تم مین ہی کیا جلاقی
کی کل فضیلت ہی لاک
یہ سنکی ہوئی وہ خرم و شاد
کرنی لگی کاروبار دعوت
کیا نا ایک اک کو گرم دینا
پر تہی نہی مضائقہ نہ تہا کچہ
سامع کی نہ گوش پہ گران ہو
ابتک ہی زبان زد خلائق
اس حسن سلوک کی تلافی
قبضی مین حجاز جبکہ آیا
تا دیکے رسول پر سکا
دعوت کا کیا شمار اکبار
اسوقت مین گر حساب کرتے
ادنی سا کرم یہ تہا نبی کا
اخبار مین یہ بہی ہی تحریر
کو فاقی سی تین دن گذرتے
موجود ہوا دیا دکرتا ؛

ہی نام مرا انصار ابن قی
باکان لکہا لکم بلا شک
ہوکر بسند الم سے آزاد
کسطرح تہی گرم کار دعوت
باقی ہو بچا نا سب کو شادا
پر طول مین ذائقہ نہ تہا کچہ
رکہا موقوف نہ آسکو
دعوت ادہر ہوتی نہ فاقی
حکم حق سی تہی نے دن کی
بازار عکاظ او نکو بخشا ؛
بارہا احسان رسول نے اہلا
سب ادہ طی تہی چہ ہزار دینار
مقصد قربان ہوتی ادسکی
ذات نے جو نطفہ مین ثنا یا
حال کرم رسول داور
سائل کا سوال رد نکرتے
وعدہ کی بہ اسد وار رکہا

جز لفظ نعم زبان سے لا کا
کلمہ نہ کبہی نکلتے دیکہا ؛

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ اندنوں نظم انتخاب و مثنوی لاجواب مسمی بہ موعظۃ الحسنہ معروف
بہ مثنوی نذائر من تصنیفات شاعر یکتا و سخنور بیہمتا نواب میر علیخانصاحب بہادر
متخلص بہ اثر مشعر بیان دعوت جناب سید المرسلین و خاتم النبیین حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اون حضرت نے قبائل قریش کی دعوت فرمائی
حدیث صحیح سے مصنف ممدوح نے جمع فرما کر تصنیف کی حسب فرمائش جناب فیضمآب
نواب جعفر علی خانصاحب بہادر دام اقبالہ معرفت جناب مولوی محمد حسین صاحب کے
مطبع جہان مرجع خوان کرم جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ میں کارپردازان
مطبع کے اہتمام بلیغ سے بنہایت تصحیح طبع ہو کر چاشنی بخش مذاق جہان بینیں ہوئی فقط